مختصر سوالات اور جوابات

سوال نمبر ۱۔ مطالعۂ آبادی پر چار جملے تحریر کریں۔

جواب:
- i- یہ آبادی کی تعلیم کو کہتے ہیں۔
- ii- اس سے شرح اموات و پیدائش کا پتا لگایا جاتا ہے۔
- iii- پلاننگ مطالعۂ آبادی میں کُل آبادی کے بغیر ناممکن ہے۔
- iv- مطالعۂ آبادی میں کُل آبادی، علاقائی آبادی، شہری اور دیہاتی آبادی، آبادی میں اضافہ اور گنجانی معلوم کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۲۔ مردم شماری کی تعریف کریں۔

جواب:
- i- یہ آبادی کے متعلق معلومات حاصل کرنے کو کہتے ہیں۔
- ii- اس کے بغیر درست پلاننگ ناممکن ہے۔
- iii- پاکستان میں پہلی مردم شماری 1951ء میں ہوئی۔
- iv- آخری مردم شماری ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔

سوال نمبر ۳۔ چاروں صوبوں کی آبادی بتائیے۔

جواب:

i-	پنجاب:	۷۳۶۲۱۲۹۰
ii-	سندھ:	۳۰۴۳۹۸۹۳
iii-	بلوچستان:	۶۵۶۵۸۸۵
iv-	خیبر پختونخواہ:	۱۷۷۴۳۶۴۵

سوال نمبر ۴۔ چاروں صوبوں کی آبادی کی گنجانی بتائیے۔

جواب:

i-	سندھ:	۲۱۸افراد فی مربع کلومیٹر
ii-	پنجاب:	۳۵۸افراد فی مربع کلومیٹر
iii-	خیبر پختونخواہ:	۲۳۸افراد فی مربع کلومیٹر
iv-	بلوچستان:	۱۷۹افراد فی مربع کلومیٹر

سوال نمبر ۵۔ آبادی کے لحاظ سے پاکستان کے ۵ بڑے شہروں کے نام بتائیے۔

جواب:

i-	کراچی	۹۳۳۹۰۲۳
ii-	لاہور	۵۱۴۳۴۹۵
iii-	فیصل آباد	۲۰۰۸۱۶۱
iv-	راولپنڈی	۱۴۰۹۷۶۸
v-	ملتان	۱۱۹۷۳۸۴

سوال نمبر۶۔ مردم شماریوں کے مطابق شرح خواندگی بتایئے۔

جواب:

i-	۱۹۷۲ء	۲۱.۷ فیصد
ii-	۱۹۸۱ء	۲۶ فیصد
iii-	۱۹۹۸ء	۴۵ فیصد

سوال نمبر۷۔ منتقلی کی چار اہم وجوہات بتایئے۔

جواب:

i- دیہی لوگ شہروں سے متاثر ہوتے ہیں۔

ii- دیہی علاقوں میں روزگار کے مواقع کم ہوتے ہیں۔

iii- دیہی لوگ اپنا معیار زندگی بلند کرنا چاہتے ہیں۔

iv- صحت و تعلیم کی سہولتیں کم ہوتی ہیں۔

سوال نمبر۸۔ پاکستان کی آبادی میں اضافے کی وجوہات لکھیئے۔

جواب:

i- تعلیم کی کمی

ii- بیٹے کی خواہش

iii- کم عمری کی شادیاں

iv- غربت اور غیر معیاری زندگی

سوال نمبر۹۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستانی زبانوں کی تعداد کیا ہے؟

جواب:

i-	اردو	۷.۵۷ فیصد
ii-	سندھی	۱۴.۱۶ فیصد
iii-	بلوچی	۳.۵۵ فیصد
iv-	پنجابی	۴۴.۱۵ فیصد
v-	پشتو	۱۰.۵۳ فیصد
vi-	دوسری	۴.۶۶ فیصد

سوال نمبر۱۰۔ پاکستان کی آبادی کو کم کرنے کے چار طریقے بتایئے۔

جواب:

i- تمام جگہ تعلیم پھیلانا چاہیئے۔

ii- غربت کم کرنے کے طریقے اپنائیں۔

iii- شادیاں دیر سے کی جائیں۔

iv- خاندانی منصوبہ بندی کے پروگرام مرتب کیئے جائیں۔

سوال نمبر ۱۱۔ پاکستان میں مردم شماری پر تین جملے لکھیے؟ (۲۰۱۱) (۲۰۰۸)

مردم شماری کی اہمیت پر تین جملے لکھیے؟ (۲۰۱۲)

جواب: **مردم شماری:** کسی بھی کمیونٹی یا معاشرہ میں پیدائش واموات کے کوائف (ڈیٹا) کے مطالعے کو مردم نگاری کہا جاتا ہے۔ کسی آبادی کے بارے میں وہ تمام ضروری خواص جن کا جاننا ضروری ہے وہ اُس ملک کی کل آبادی، اُس کی علاقائی تقسیم۔ شہری و دیہی آبادی کا تناسب، خواندگی اور تعلیم کی سطح، آبادی میں اضافے کی شرح، فی مربع کلومیٹر آبادی کی اوسط کثافت (گنجانیت) اور اُسکے باشندوں کے روزگار اور پیشے ہیں۔

مندرجہ بالا خواص کے بارے میں کوائف جمع کرنے کا عمل "مردم شماری" کہلاتا ہے۔ عام طور سے یہ دس سال بعد ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ گذشتہ مردم شماری کے اعتبار سے پاکستان کی آبادی کے رجحانات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (۲۰۰۹)

جواب: **پاکستان کی آبادی کے رجحانات:** پاکستان میں افزائش آبادی کی شرح اقتصادی وسائل کی نسبت کافی تیز ہے۔ ۱۹۸۱ء تا ۱۹۹۸ء کے دوران سالانہ شرح افزائش 2.6 فیصد رہی۔ افزائش آبادی کی شرح عالمی شرح افزائش سے بہت زیادہ ہے۔ تیز رفتار افزائش آبادی کی وجہ سے پاکستان میں بچوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اسکی بڑی وجوہات کم عمری میں شادی کا رواج اور بالخصوص دیہاتی علاقوں میں زیادہ اولاد کی خواہش ہے۔ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں مردوں کا تناسب 52 فیصد ہے۔ پاکستان میں شرح خواندگی (تعلیم یافتہ افراد کا تناسب) حوصلہ افزا نہیں ہے۔ ۱۹۵۱ء میں خواندگی کا تناسب 13.2 فیصد تھا جو بڑھ کر (۱۹۹۸ء کی پاکستان کی مردم شماری کی رپورٹ کے مطابق) ۱۹۹۸ء میں 45 فیصد ہو گیا۔

سوال نمبر ۱۳۔ قدرتی وسائل پر آبادی کا دباؤ کم کرنے کے لیے تین تجاویز پیش کیجیے۔ (۲۰۱۲)

جواب: مندرجہ ذیل اقدامات سے وسائل پر آبادی کا دباؤ کم ہونے کے دور رس نتائج نکل سکتے ہیں۔

۱۔ پیداواری وسائل: پیداواری وسائل کو زیادہ تیز رفتاری سے ترقی دی جائے۔ ان میں صنعت و حرفت کی ترقی، دستکاری و گھریلو صنعت کا فروغ اور زراعت و تجارت میں ترقی سرفہرست ہے۔

۲۔ فنی تعلیم و تربیت: فنی تعلیم و تربیت کو فروغ دیا جائے اور اسے مقبول بنایا جائے اور جدید ٹیکنالوجی کو استعمال میں لایا جائے۔ تاکہ زراعت، صنعت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے میدانوں میں پیداوار کی مقدار و معیار میں اضافہ ہو اور بہتری آئے۔

۳۔ زیر کاشت: پاکستان میں ایسی زمین بکثرت موجود ہے۔ جس کو اب تک زیر کاشت ہی نہیں لایا گیا۔ ایسی زمین کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ مزید کہ سیم اور تھور زدہ زمین کو بھی زیر کاشت لانے کا انتظام کیا جائے۔